اور اے پیغمبر رات کے ایک حصہ میں اٹھ کر تہجد پڑھ یہ تیرے لئے زائد نماز ہے

نمازِ تہجد

(از افادات)

حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

تبلیغ القرآن و السنۃ

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ

اور اے پیغمبر رات سے ایک حصے میں اٹھ کر تہجد پڑھ یہ تیرے لیے زائد نماز ہے

نمازِ تہجد

از افادات

ماہر اسرارِ شریعت
واقف رموز طریقت
حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی
نور اللہ مرقدہٗ

المرتب

شیخ الحدیث
حضرت مولانا عبدالرشید
ناظم جامع مسجد محمدی
اہلحدیث سنت نگر

ناشر

تبلیغ القرآن والسنۃ
جمال پارک آؤٹ فال روڈ سنت نگر

سلسلہ تبلیغ نمبر 128

نام کتاب — نماز تہجد

مرتبہ — شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید سرپرست ادارہ تبلیغ القرآن والسنۃ

طابع — محمد یونس خلیق ناظم مالیات

کتابت — پروفشنل کمپوزر C-10 میلہ رام دربار مارکیٹ لاہور

ناشر — ادارہ تبلیغ القرآن والسنۃ

اشاعت — باراول دسمبر 1998ء

تعداد — 1500

قیمت — ....

خصوصی کاوش — شیخ محمد ادریس

☆☆☆☆☆☆

ایسے تبلیغی اور اصلاحی رسائل کی اشاعت کیلئے صاحب استطاعت اپنی توفیق کے مالی تعاون کر سکتے ہیں جو دلی شکریہ اور دعا کے ساتھ قبول کرلیا جائے گا

خود پڑھئے اور دوسروں کو پڑھنے کیلئے دیجئے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

شیخ اصغر وحید ناظم ادارہ تبلیغ القرآن

پیش لفظ

ادارہ تبلیغ القرآن والسنۃ جید اور مستند علمائے کرام کے تبلیغی رسائل اور تحریرات ملک کے گوشہ گوشہ بلکہ ملک سے باہر بھی پہنچا رہا ہے جس سے کتاب و سنت کے مطابق عمل کرنے اور توحید کو اجاگر کرنے میں کافی مدد مل رہی ہے مقصود یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو خداوند عالم نے سراجاً منیرا بنایا ہے پس آپ کے فیوض وبرکات کی اشاعت کا سلسلہ قائم کیا جائے تاکہ اصحاب استعداد مومنین متبعین کو علمی زیادتِ ایمان وایقان کے علاوہ قلبی وشہودی حلاوت ونورانیت حاصل ہو اور طالبین صداقت کو بصیرت ومعرفت ہو سکنے کی راہ نظر آجائے اور وہ آپ کی رسالت کی تصدیق کی سعادت حاصل کر سکیں کیونکہ اس گورکھ دھندے کی زندگی سے ہر حال وہر انقلاب میں اور اس کے ہر واقعہ وحادثہ میں خواہ وہ خوشی کا ہو یا غم کا پسند خاطر ہو یا ناگوارِ طبع حق جل وعلا کی طرف رجوع کئے رہنا اور اسی نیک اثر کو اپنے بعد اپنے متبعین میں چھوڑ جانا اور ان کا آپ کی تعلیم کردہ ہدایات پر عمل پیرا ہو کر روحانیت کے مدارج عالیہ پر پہنچتے رہنا بغیر صداقت نبوت کے نہیں ہو سکتا اسی سلسلہ میں اب رسالہ نماز تہجد شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ قارئین کو اس نماز کے پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔

واللہ الھادی خیر اندیش — الشیخ محمد ادریس

فہرست عنوانات

تحریض پر تہجد حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہجد ضرور پڑھا کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لیے قرب خدا کا سبب ہے اور گناہوں کے دور ہونے کا ذریعہ ہے اور یہ رات کا قیام گناہوں سے باز رکھنے والا ہے (ترمذی)

میاں بیوی خدا کے حضور میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوتے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ نے فرمایا خدا کی رحمت ہو اس شخص پر کہ رات کو اٹھا پھر نماز تہجد پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا پھر اس نے بھی نماز پڑھی پھر اگر عورت غلبہ نیند کے باعث نہ جاگی چھینٹے دیئے اس کے منہ پر خدا کی رحمت ہو اس عورت پر کہ رات کو اٹھی پھر نماز تہجد پڑھی اور اپنے خاوند کو جگایا پھر اس نے بھی نماز پڑھی پھر اگر خاوند غلبہ نیند کے باعث نہ جاگا چھینٹے دیتے پانی کے اس کے منہ پر (ابوداؤد)

تہجد کا مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل تہجد کی نماز ہے (رواہ احمد)

نبی رحمت اور شوق تہجد حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو تہجد میں

اتنا قیام کیا حتیٰ کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو گئے آپؐ سے سوال ہوا یہ اتنی مشقت آپ کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ مغفور ہیں آپؐ نے فرمایا کیا (پھر جب کہ اللہ نے مجھے نبوت کے انعام مغفرت کی دولت اور بے شمار نعمتوں کی عطا سے نوازا ہے) میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں (بخاری۔ مسلم)

نیند سے جاگتے وقت کیا پڑھیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتے ہوتے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو اٹھتے بستر سے تہجد کے لئے تو یہ پڑھتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ دس بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دس بار۔ اور پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ دس بار پھر وضو وغیرہ کر کے تہجد شروع کرتے (ابوداؤد)

نماز تہجد کا طریقہ (تیرہ رکعت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد کی نماز میں ہمیشہ وتر بھی شامل ہوتے تھے زیادہ سے زیادہ آپؐ نے تہجد کی تیرہ رکعت ہی پڑھی ہیں۔ جن میں پانچ وتر ہوتے تھے اور آٹھ رکعت تہجد چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز تہجد پڑھتے تھے کبھی تیرہ رکعت میں سے پانچ رکعت کو وتر کرتے تھے اور نہیں بیٹھتے تھے وتر وں

کی کسی رکعت میں ان کی آخری رکعت کے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی حضورؐ آٹھ رکعت تہجد پانچ وتروں کے ساتھ پڑھتے تھے پس اگر تہجد کی نماز تیرہ رکعت پڑھنی چاہیں تو اس طرح پڑھیں کہ آٹھ رکعت دو دو رکعت پر سلام پھیر کر ختم کریں پھر پانچ رکعت وتر پڑھیں اور ان میں تشہد پڑھنے بیچ میں کہیں نہ بیٹھیں بلکہ آخری یعنی پانچوں رکعت میں ہی بیٹھ کر التحیات، درود دعا پڑھ کر سلام پھیر لیں اس طرح آپکی تہجد آٹھ رکعت اور وتر پانچ رکعت ہوتے۔

تہجد گیارہ رکعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی رات کو تہجد گیارہ رکعت پڑھتے تھے وتر کرتے تھے ساتھ ایک رکعت کے اگر آپ تہجد گیارہ رکعت پڑھنا چاہیں تو دس رکعت دو دو رکعت پر سلام پھیر کر پوری کریں اور بعد ازاں ایک وتر پڑھ لیں (بخاری۔ مسلم)

تہجد نو اور سات رکعت صحیح مسلم میں نو رکعت تہجد کی تعداد بھی آتی ہے جس میں تین وتر شامل ہیں حضورؐ نے دو رکعتیں لمبے قیام، رکوع، سجود کے ساتھ پڑھیں پھر آپ نے کیا یہ دو رکعت پڑھنا تین بار یعنی چھ رکعت تہجد کی پڑھیں پھر تین رکعت وتر پڑھے تہجد کی یہ چھ رکعات پڑھ کر نبی رحمت نے امت کیلئے آسانی پیدا کر دی۔ اگر کسی کو اٹھنے میں دیر لگ جاتے وقت

تھوڑا ہو یا کوئی اور کام پڑ جاتے تو صرف چھ رکعت تہجد اور تین وتر پڑھ لینے سے بھی سُنت پاک پر عمل ہو جائے گا۔ رسول خدا ہمارے لئے رحمت بن کر آئے تھے اور آسانیاں لاتے تھے چنانچہ آپ نے سات رکعت تہجد مع وتر بھی پڑھی ہے۔ حضرت مسروق روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ طیبہ رضی سے رسول اللہ کی رات کی نماز سے متعلق پوچھا تو جنابہ صدیقہ رضی نے فرمایا کبھی سات رکعتیں، کبھی نو، اور کبھی گیارہ رکعتیں مع وتر پڑھتے (بخاری)

سات رکعت تہجد میں اگر وتر ایک رکعت پڑھیں تو تہجد چھ رکعت ہوتی۔ اگر وتر تین پڑھیں تو نماز تہجد چار رکعت ہوتی، معلوم ہُوا اگر آپ رات کو چار رکعت تہجد اور تین وتر پڑھ لیں یا چھ رکعت تہجد اور ایک وتر کر لیں تو بھی آپکا دامن عمل دولت سُنت سے بھر جائیگا۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ تہجد کی نماز کبھی تیرہ کبھی گیارہ کبھی نو اور کبھی سات رکعات وتروں سمیت پڑھا کرتے تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی حضور انور کی رات کی نماز کا غالب معمول بیان فرماتی ہیں کہ رمضان ہوتا یا نہ ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کی نماز علی العموم گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (پہلے) آپ چار رکعت پڑھتے ان کی خوبی اور درازی تو تم دریافت ہی نہ کرو پھر آپ چار رکعت پڑھتے بس اُن کی خوبی اور درازی کچھ نہ پوچھو پھر آخیر میں آپ تین رکعت وتر پڑھتے (صحیح بخاری باب صلواۃ اللیل)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا غالب معمول یہ تھا کہ آپ آٹھ رکعت تہجد چار چار کی نیت سے دو سلام میں پڑھتے تھے پھر تین وتر، اس لیے بہتر ہے کہ ہم بھی اپنی رات کی نماز کا معمول گیارہ رکعت بنائیں آٹھ تہجد اور تین وتر، اگر آپ وتر عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھ لیں تو پھر نماز تہجد میں وتر ہرگز نہ پڑھیں کیونکہ حضورؐ نے فرمایا ہے لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ (ابو داؤد) ایک رات میں دو مرتبہ وتر پڑھنے ناجائز ہیں اس لیے اپنے اوقات اور احوال کے پیش نظر صرف تہجد کی رکعات ہی بلا وتر پڑھا کریں۔

تہجد کی کیفیت نمازوں میں آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر دعا ئے افتتاح سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ (یا) اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ پڑھتے ہیں تہجد میں بھی یہ دعائیں آپ بخوبی پڑھ سکتے ہیں اور آپ کی روزانہ نمازوں کی قرآت وغیرہ تہجد کے لیے کافی ہے لیکن رسول اللہ کی نماز تہجد کا حسن اور طول بیان نہیں ہو سکتا حضرت ابو ذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے تہجد میں (اتنا قیام کیا کہ اس میں ایک آیت اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ (پ ۷ ع ۶) کو عجز و الحاح سے بار بار پڑھتے صبح کر دی (نسائی) (ترجمہ اگر عذاب کرے تو ان کو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے پس تحقیق تو

غالب حکمت والا ہے) قیامت کو حضرت عیسیٰؑ یہ آیت اپنی امت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہجد میں اس آیت کو اپنی امت کے حسب حال پڑھتے پڑھتے صبح کر دی۔ صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ۔

حضرت حذیفہؓ نے حضورؐ کو تہجد پڑھتے دیکھا وہ کہتے ہیں دعائے افتتاح (اور الحمد شریف) کے بعد آپ نے سورہ بقرہ پڑھی پھر رکوع کیا فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ آپ کا رکوع آپکے قیام کی مانند تھا یعنی قیام کی طرح رکوع بھی کافی دراز کیا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنَ الرُّكُوْعِهٖ آپؐ کا قومہ آپؐ کے رکوع کی مانند تھا یعنی رکوع کی طرح قومہ بھی دراز کیا فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ آپؐ کا سجدہ آپ کے قومے کی مانند تھا یعنی قومہ کی طرح سجدہ بھی کافی دراز کیا فَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ آپؐ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں اپنے سجدے کی مانند بیٹھے یعنی سجدے کی طرح جلسہ میں [illegible] لگائی اور خوب اطمینان کیا پس حضورؐ نے چار رکعتوں میں سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ نساء اور سورہ مائدہ پڑھیں (رواہ ابو داؤد)

سبحان اللہ! یہ تھی تہجد نبی رحمت کی صرف چار رکعت میں سوا چھ سیپارے پڑھے پھر رکوع اور قومے اور جلسے کی درازی اور ان میں تسبیحوں اور دعاؤں کو کثرت سے پڑھنا آپ پر ختم تھا جبھی تو جناب صدیقہ طیبہؓ نے حضور انورؐ کی تہجد کی نماز سے متعلق پوچھنے والے کو فرمایا تھا لَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ رسول اللہؐ کی تہجد کی چار رکعتوں کے حسن و طول کا کچھ حال نہ پوچھ ، مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا،

قارئین کرام ہمیں بھی چاہیے کہ نماز تہجد میں ہم قیام کو جتنا بھی دراز کر سکیں رکوع و سجود اور قومے اور جلسے میں جتنی زیادہ تسبیحیں اور دعائیں پڑھ سکیں پڑھیں تہجد کے قیام میں پڑھنے کے لیے اگر قرآن زیادہ یاد نہ ہو تو سورہ اخلاص کی کثرت سے ہی قیام کی درازی پوری کر لیا کریں اگر امت کی مغفرت کے خیال سے نبی اکرم نے ایک ہی آیت کو تہجد میں بار بار پڑھتے ہوئے صبح کر دی تو آپ سورہ اخلاص ہی کو نہایت اخلاص سے دس، بیس، پچاس یا سو بار حسب طاقت ہر ہر رکعت میں پڑھ کر اپنے اللہ کو راضی کریں،

تہجد کی دعائے افتتاح

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ رات کو تہجد پڑھنے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد یہ پڑھتے

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَائُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ (بخاری۔ مسلم)

ترجمہ۔ یا الٰہی تیرے ہی لئے ہے سب تعریف تو ہی قائم رکھنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو اُن میں ہیں اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف اور تو ہی روشن کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو اُن میں ہیں اور تیرے ہی لئے سب تعریف تو ہی بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور جو اُن میں ہیں۔ اور تیرے ہی لئے سب تعریف اور تو ہی ہے ثابت رکبھی معدوم نہ ہوگا) اور وعدہ تیرا دنیا اور آخرت کے متعلق حق ہے

اور ملاقات تیری آخرت میں حق ہے اور کلام تیرا حق ہے اور بہشت
حق ہے، اور دوزخ حق ہے اور سب نبی (تیرے فرستادہ) حق
ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ہیں اور قیامت
حق ہے۔ یاالٰہی تیرے واسطے میں تابعدار ہوا اور تیرے ساتھ
میں ایمان لایا اور تجھ پر میں نے بھروسہ کیا اور تیری طرف میں نے
رجوع کی اور تیری مدد سے جھگڑتا ہوں میں دشمنوں سے اور
تیری طرف فریادی ہوں پس بخش میرے لئے وہ گناہ کہ آگے
کئے میں نے اور وہ گناہ کہ پیچھے ہوں مجھ سے اور جو پوشیدہ
کئے میں نے اور ظاہر کیے میں نے اور وہ گناہ کہ تو اُن کو مجھ سے
زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے ڈالنے والا ہے
معبود صرف تو ہی ہے اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے،
ملاحظہ! تہجد کی نماز میں اگر ہم سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اور اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ
بَیْنِیْ دونوں دعائیں پڑھ کر رسول پاکؐ کی زبان پاک سے نکلی
ہوتے دعائے مذکور بھی پڑھ لیا کریں تو اللہ تعالیٰ کی خوشی اور
نیازمندی کے دریائے رحمت کی موجیں اُٹھنے لگیں گی دیوان عمل
کے سیاہ نامے دُھل جائیں گے اور تہجد کا نالۂ شب گیر عرش
رسا ہو جائیگا۔ (ماخوذ از صلوٰۃ الرسولؐ)

نماز تہجد ادا کرنے کے طریقے

از افادات
ماہر اسرار شریعت واقف رموز طریقت
حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نور اللہ مرقدہ

احادیث میں نماز تہجد ادا کرنے کے طریقے جو مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے مختلف اوقات کے متعلق روایت کئے گئے ہیں ہم اُن میں سے بعض جو سہل تر ہیں لکھتے ہیں۔

اوّل۔ دو دو رکعت کی نیت سے پانچ دفعات میں دس ۱۰ رکعتیں پوری کرتے پھر ایک رکعت وتر پڑھتے (حصن حصین یوسفی ص۲۷ و سفرالسعادت مصری نوع ثانی ص۲۳ و موطا مالک وغیرہ وغیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر عادت اسی طریقہ پر تہجد پڑھنے کی تھی یہ طریق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت زید بن خالد جہنی سے موطا امام مالک وغیرہ کتب احادیث میں باسناد صحیح مروی ہے۔

دوم۔ دو دو رکعت کی نیت سے چار دفعات میں آٹھ رکعات پوری کرتے پھر ایک ہی نیت سے اکٹھی پانچ رکعت ایک ہی قعدہ اور ایک ہی سلام سے پڑھتے (سفرالسعادت نوع چہارم ص۲۳ حصن حصین ص۲۷)

سوم۔ چار چار رکعت کی نیت سے دو دفعہ کرکے آٹھ رکعات پوری کرتے پھر تین وتر پڑھتے (ارشادالساری شرح صحیح بخاری جلد ثانی ص۳۱۲)

چہارم۔ دو دو رکعت کی نیت کرکے تین دفعات میں چھ رکعات پوری کرتے پھر تین وتر پڑھتے اس صورت میں کل نو رکعات

ہوتی ہیں (سفر السعادت مصری ص۲۲ نوع اوّل و شرح سفر السعادت شیخ عبدالحق دہلوی ص۱۳۲، ۱۳۳

پنجم: دو دو رکعت کی نیت سے چار دفعات میں آٹھ رکعات پوری کرتے پھر تین رکعت وتر پڑھتے (سفر السعادت نوع ہفتم ص۲۳ و شرح سفر السعادت ص۱۲۵

(۲) تین یا پانچ رکعات اکٹھی پڑھنے کا طریقہ

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب تین رکعت یا پانچ رکعت وتر اکٹھے پڑھتے تو صرف آخری رکعت میں قعدہ کرتے یعنی درمیان میں دوسری اور چوتھی رکعت میں تشہد نہ کرتے تین رکعات کی صورت میں دوسری رکعت میں تشہد نہ بیٹھنے کی حدیث مستدرک حاکم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے[۱] اور پانچ والی میں دوسری اور چوتھی رکعت میں نہ بیٹھنے کی روایت بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستدرک حاکم[۲] اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں[۳] مروی ہے (۱ جلد اوّل ص۳۰۴ ۲ مستدرک جلد اوّل ص۳۰۵ ۳ حصن حصین یوسفی ص

(۳) کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز پڑھنا

اس امر کی نسبت سفر السعادت میں آنحضرت ﷺ سے آپ کے مختلف حالات کے ماتحت تین طریقے نقل کیئے گئے ہیں۔ اوّل۔ تمام رکعات کھڑے ہو کر پڑھتے اور یہ اکثر تھا۔ دوم۔ بعض وقت تمام رکعات بہ سبب ضعف یا علالت طبع بیٹھ کر پڑھتے۔ سوم۔ اکثر حصہ قرآت کا بیٹھ کر پڑھتے

جب تھوڑی قرآت باقی رہتی تو کھڑے ہو جاتے اور باقی قرآت پوری کرتے اور پھر رکوع کرتے یہ تینوں طریقے صحیح احادیث سے ثابت ہیں (سفر السعادت مصری ص۲۳)

غرض لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کی رخصت پر مطابق حالت عمل کرتے۔

(۴) کسی وجہ سے رات کو نہ اُٹھ سکے تو کیا کرے؟

آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص غلبہ نیند کی وجہ سے سویا رہے اور اُس کی رات کی نماز رہ جائے تو اس کا ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ نیند اُس پر خدا کی طرف سے صدقہ (رحمت) ہوتی ہے (قیام اللیل وغیرہ ص۷۹)

(۲) اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے رات کو نہ اُٹھ سکتے تو دن کو زوال آفتاب سے پہلے بارہ رکعات پڑھتے۔ مشکوٰۃ ص۱۰۳

ایسی صورت میں وتر نہ پڑھتے

(۷) صبح صادق کے قریب جاگے تو کیا کرے؟

اگر کچھ وقت صبح کے ہونے میں باقی ہو تو صرف ایک رکعت پر اکتفا کرے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اگر صبح ہو چکنے پر اُٹھے تو سوائے سُنت فجر کے دیگر نوافل میں مشغول نہ ہو کیونکہ حدیث میں فجر ہو جانے پر دیگر نوافل پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ (دارقطنی)

اور قیام اللیل جو فوت ہو گیا ہے اُسے دن کو اُوپر لکھے ہوئے طریق پر دوپہر سے پہلے پہلے بارہ رکعات کی صورت میں پورا کرے۔

(۶) نماز وتر کا ابتدائی اور آخری وقت

رات کے پہلے حصّے میں نماز عشاء پڑھ چکنے سے بعد سے لے کر طلوع صبح صادق سے پہلے پہلے تک ساری رات نماز وتر کا وقت ہے، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں نبیؐ کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصّہ میں وتر پڑھے ہیں پہلے حصّے میں بھی اور درمیانی حصّے میں بھی اور آخری حصّہ میں بھی (مشکوٰۃ صلا۱۰۲) سفر السعادت ص۳۲ میں کہا کہ یہ آخری حصّہ میں پڑھنا اکثر تھا

(۲) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص کو اندیشہ ہو کہ میں رات کے آخری حصّے میں نہ اُٹھ سکوں گا وہ رات کے اوّل میں وتر پڑھ لے اور جو خواہش رکھے کہ آخری حصّے میں اُٹھوں گا تو وہ آخری حصّہ رات میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصّہ کی نماز مَشْهُوْدَةٌ ہے یعنی اس وقت رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ وقت بہت فضیلت والا ہے (مشکوٰۃ ص۱۱۱ بروایت مسلم)

(۷) تین رکعات میں قرأت

وتروں میں عام نمازوں کی طرح قرآن مجید میں سے جہاں سے

چاہیں پڑھ سکتے ہیں لیکن عام عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ آپ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے اور دوسری میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بعض وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ کے ساتھ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی ملا لیتے تھے (حصن حصین صـ۲)

(۶) دعائے قنوت سبط اکبر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی دعا۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ (حصن حصین یوسفی صـ۳)

ترجمہ۔ یا اللہ ہدایت دے مجھے ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی اور تندرستی بخش مجھے ان لوگوں میں جن کو تو نے تندرستی بخشی اور دوست رکھ مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو نے دوست رکھا اور برکت بخش میرے لیے اس چیز میں جو عطا کی ہے تو نے اور بچا مجھ کو اپنی قضا کی برائی سے کیونکہ حکم تیرا ہی چلتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا۔ اور بے شک نہیں ذلیل ہوتا وہ

شخص جس کو تو دوست رکھے اور نہیں عزت پاتا وہ شخص جسے تو دشمن جانے تو بہت برکت والا ہے اے پروردگار ہمارے اور بہت بلند ہے ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں۔ اور تیری طرف توبہ کرتے ہیں اور درود بھیجے اللہ اپنے نبی اکرم پر۔

(۹) امیر المومنین حضرت علیؓ کی دعا :- حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے اخیر میں یہ دعا پڑھتے تھے

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَىٰ نَفْسِكَ

ترجمہ۔ یا اللہ میں پناہ چاہتا/چاہتی ہوں ساتھ تیری معافی کے تیری سزا سے اور پناہ چاہتا ہوں تجھ سے تیری ہی ذات کے ساتھ نہیں ثناء کر سکتا میں تجھ پر تیری ثناء تو ایسا ہی ہے، جیسا کہ تو نے خود ثناء کی اپنی ذات پر۔

تَنْبِیْہٗ :- عربی زبان میں متکلم کے صیغے مرد اور عورت کے لئے ایک ہی ہیں اس لئے دعا پڑھنے والے مرد اور عورتیں اپنے اپنے مناسب ترجمہ سمجھ لیں۔

دعائے قنوت کا موقع :- دعائے قنوت کے لیے اس میں تو سب کا اتفاق ہے کہ اس کا موقع آخری رکعت ہے لیکن

آخری رکعت میں کس موقع پر پڑھے رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد سو اس میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام مزنیؒ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ امام شافعیؒ نے قنوت وتر میں کوئی متعین موقع بتایا ہو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا قول بعد رکوع پڑھنے کا ہے جس طرح کہ آپ کا قول قنوت صبح میں ہے اور جب اس نمازی کا قول سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ جو بعد رکوع کے ہے۔ دعا ہے تو قنوت کا یہی موقع مناسب ہے کیونکہ وہ بھی دعا ہے اور اس لئے کہ جو قبل رکوع کا قائل ہے وہ اس بات کا بھی امر کرتا ہے کہ (پڑھنے والا) حالت قیام میں تکبیر کہے پھر دعا پڑھے حالانکہ قیام کے بعد جو تکبیر ہے وہ رکوع کے لئے ہے پس یہ تکبیر (جو دعائے قنوت کے لئے تجویز کی گئی ہے) نماز میں ایک زائد تکبیر ہے جو نہ تو کسی اصل (حدیث) سے ثابت ہے اور نہ قیاس سے (قیام اللیل للمروزی ص ۱۳۴)

علاوہ اس کے قنوت نوازل میں ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بعد رکوع کے قنوت پڑھتے تھے (صحیح مسلم وغیرہ) پس قنوت وتر بھی اسی پر قیاس کی جائیگی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(۱۱) دعائے قنوت میں ہاتھوں کا اٹھانا اور منہ پر ملنا

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ قنوت وتر

قبل رکوع کے ہے یا بعد اس کے اور کیا اس میں ہاتھ اُٹھاتے جائیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ قنوت بعد رکوع کے ہے اور اس میں ہاتھ اُٹھاتے جائیں۔ (یعنی ہاتھ اُٹھا کر دعا کی جاتی ہے) اور یہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے فعل پر قیاس ہے جو قنوت فجر میں ہے یعنی بعد رکوع کے دعا قنوت پڑھنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا (قیام اللیل)

مسئلہ۔ دعا قنوت سے فراغت پا کر ہاتھوں کا منہ پر ملنا یا نہ ملنا حدیث مرفوع میں وارد نہیں ہوا لیکن عام احادیث جو کہ مطلق دعا کی نسبت ہیں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے اور خاتمہ پر ہاتھوں کو منہ پر ملنے کا حکم کیا ہے ان سے بعض ائمہ نے کہا ہے کہ قنوت وتر میں بھی ہاتھ منہ پر مل لیے جائیں (قیام اللیل للمروزی ص ۱۳۷)

(۱۲) **دعائے قنوت فوت ہو جائے تو پھر؟** اگر دعائے قنوت فوت ہو جائے تو بعض ائمہ کے نزدیک سجدہ سہو لازم ہے اور بعض کے نزدیک کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کے وجوب کی کوئی دلیل سنت میں وارد نہیں ہوئی اور جب اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکا کہ آخری رکعت میں اس کا موقع بالتفصیل حدیث رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں تو اگر بعد رکوع بھول جائے تو قعدہ میں بعد درود شریف کے پڑھ سکتا ہے کیونکہ وہ بھی ایک موقع دعا کا ہے جیسا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم اسی موقع کی نسبت

ایک شخص سے فرمایا تھا اَيُّهَا الْمُصَلِّي اُدْعُ تُجَبْ (مشکوٰۃ صفحہ ۷۹) یعنی اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔ نیز ایک اور شخص کو اسی موقع کی نسبت فرمایا تھا سَلْ تُعْطَ سَلْ تُعْطَ یعنی مانگ تجھ کو ملے گا (مشکوٰۃ صفحہ ۷۹)

وتر ختم کر کے کیا پڑھے؟ جب وتروں سے سلام پھیر کر فارغ ہو جاؤ تو کہو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ ترجمہ پاک ہے اللہ بادشاہ نہایت منزّہ تیسری دفعہ بلند آواز سے اور کھینچ کر پڑھو (حصن حصین صفحہ ۷۳)

اور اگر رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ بھی ساتھ ملالو تو یہ بھی مسنون ہے یعنی رب سب فرشتوں کا بھی اور روح کا بھی۔
فائدہ۔ اس جگہ لفظ رَبِّ کی زیر اور پیش دونوں جائز ہیں اس لئے ب پر دونوں اعراب ڈال دیے ہیں

اس کے بعد یہ کلمات پڑھو! اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا۔ ترجمہ۔ یا اللہ کر میرے دل میں نور اور میرے کانوں میں نور اور میری آنکھوں میں نور اور میرے دائیں بھی نور اور میرے بائیں بھی نور اور میرے اوپر

بھی نور اور میرے نیچے بھی نور اور میرے آگے بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور اور بڑا کر میرے واسطے نور

(۱۴) **نماز وتر کے بعد نفل** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ (مشکوٰۃ ص۱۱۳ بروایت مسلم) اس حدیث کی رُو سے بعض علماء نے کہا ہے کہ وتروں کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں لیکن سفر السعادت میں کہا کہ صحیح روایتوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت وتروں کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ کی روایت ہے کہ وتر کے بعد آپ دو ہلکی رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے اور جمہور علماء کا قول ہے کہ عام حکم تو یہی ہے کہ نماز وتر آخری ہو لیکن اگر کوئی پڑھ لے تو جائز ہے اور آنحضرتؐ نے جو دو رکعتیں پڑھیں تو بیان جواز کے لئے پڑھیں۔ حضرت ابو اُمامہؓ کی حدیث میں ہے کہ ان دو نفلوں میں آنحضرتؐ پہلی رکعت میں سورت اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے سفر السعادت مصری ص ۲۳/۲۴ تمّت وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - از مجدد الدعوۃ الاسلامیہ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ

باب شروط الصّلوٰۃ

نماز کی (۹) شرطیں ہیں

(۱) مسلمان ہونا (۲) عقلمند ہونا
(۳) صحیح اور غلط میں امتیاز کرنا
(۴) پاک وصاف ہونا (۵) ستر کو ڈھانپنا
(۶) نجاست سے پاک ہونا (۷) نماز کے وقت کا علم ہونا
(۸) قبلہ رخ ہونا (۹) نیّت کرنا

باب ارکان الصّلوٰۃ

نماز کے (۱۴) رُکن ہیں

(۱) قیام پر قدرت رکھنا (۲) تکبیر تحریمہ کہنا
(۳) سورۃ فاتحہ پڑھنا (۴) رکوع کرنا
(۵) رکوع سے اٹھنا (۶) رکوع سے اٹھ کر اعضا کو اعتدال پر لانا
(۷) سجدہ کرنا
(۸) سجدے سے اٹھنا (۹) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا
(۱۰) مندرجہ بالا تمام حالتوں میں اطمینان
(۱۱) ترتیب کو ملحوظ رکھنا (۱۲) آخری تشہد
(۱۳) تشہد میں بیٹھنا (۱۴) پہلا سلام پھیرنا

مُبطلات الصّلوٰۃ

نماز کو ضائع کرنیوالے (۸) کام ہیں

(۱) جان بوجھ کر بات کرنا (۲) ہنسنا
(۳) کھانا (۴) پینا
(۵) ستر کو ننگا کرنا (۶) قبلہ سے منہ پھیرنا
(۷) بہت سی بیہودہ باتیں کرنا (۸) نجاست کا خارج ہونا

باب واجبات الصّلوٰۃ

نماز میں (۸) کام واجب ہیں

(۱) تکبیر تحریمہ کے علاوہ تمام تکبیرات کہنا
(۲) امام اور مقتدی کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا
(۳) رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا
(۴) رکوع میں تسبیحات کہنا
(۵) سجدہ میں تسبیحات کہنا
(۶) دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہنا۔ تسبیح ایک بار کہنا واجب ہے (۷) پہلا تشہد کیونکہ رحمت عالم ﷺ زندگی ساری زندگی پہلے تشہد میں بیٹھتے رہے اور اس کا حکم بھی فرمایا نیز ایک بار بھول گئے تو یاد آنے پر سجدہ سہو کیا۔
(۸) پہلے تشہد میں بیٹھنا۔

باب فرائض الوضوء

وضو میں (۶) کام فرض ہیں

(۱) چہرے کا دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تک دھونا (۳) پورے سر کا مسح کرنا (۴) دونوں ہاتھوں کو ٹخنوں (سمیت) تک دھونا (۵) ترتیب کو ملحوظ رکھنا (۶) یکے بعد دیگرے اعضا کو دھونا۔

باب شروط الوضوء

وضو میں (۵) پانچ شرطیں ہیں

(۱) پانی کا پاک ہونا (۲) انسان کا مسلمان اور باتمیز ہونا (۳) کسی مانع وضو کا نہ ہونا (۴) چمڑے تک پانی کا پہنچنا (۵) وقت کا صحیح تعین ہونا۔

باب نواقض الوضوء

وضو (۸) چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے

(۱) سبیلین سے کسی چیز کا خارج ہونا

(۲) بدن سے کسی چیز کا حد سے زیادہ نکلنا

(۳) نیند یا کسی بھی وجہ سے عقل کا زائل ہونا

(۴) شہوت سے عورت کو چھونا (۵) دُبر یا عضو خاص کو ہاتھ لگانا (۶) میت کو غسل دینا (۷) اونٹ کا گوشت کھانا (۸) مُرتد ہونا۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ



نصاب السالکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسمائے حسنیٰ ۱ خدا تعالیٰ نے سورہ اعراف میں فرمایا وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا رپ ۹ یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے ھیں اسمائے حسنیٰ (اچھے نام) پس تم اس کو ان ناموں سے پکارو اسی طرح سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی پ ۱۵ یعنی اے پیغمبر (ان سے) کہدیجئے (خواہ) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو پس اسی کے ہیں سب اسمائے حسنیٰ یعنی دعا کے وقت ان ناموں کے ساتھ دعا مانگو جیسے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری سے شفا پانے کے لئے دعا کی تو اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (انبیاء پارہ ۱۷) یعنی ایوب کو بھی ہم نے ہی ہدایت کی تھی جب اس نے اپنے رب کو (اس طرح) پکارا کہ بے شک مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے اور تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس کی تکلیف بالکل دور کر دی قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کی دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے خاص خاص نام بھی مذکور ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ دعا کو قبولیت

کے قریب کر دیتے ہیں مثلاً حضرت زکریاؑ نے اپنے بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ سے بیٹا مانگا تو یوں دعا کی رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ (انبیاء پ ۱۷) یعنی اے اللہ! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (اٰل عمران) یعنی اے میرے پروردگار بخشش کر مجھ کو اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ بے شک تو دعا کا سننے والا ہے، اسی طرح احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاؤں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص خاص اسمائے حسنی مذکور ہیں مثلاً جنگ بدر کے موقع پر آپ سجدے میں پڑ کر یوں دعا کرتے تھے اور بار بار کہتے تھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَسْتَغِیْثُ (حصن حصین ص ۳۹)

یعنی اے بذات خود سدا زندہ اور سدا قائم اور دیگر سب کو سنبھالنے والے میں تیری رحمت کا واسطہ پکڑ کر فریاد کرتا ہوں۔ قرآن مجید میں بعض جگہ تو فرمایا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ (اعراف پ ۹) اٰل عمران پ ۳ یعنی اپنے رب کو یاد کر اور بعض جگہ اپنے نام کو یاد کرنے کا حکم کیا چنانچہ فرمایا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ (مزمل پ ۲۹ دھر پ ۲۹) یعنی اے پیغمبر یاد کیجئے اسم اپنے رب کا اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم بھی برکت والا ہے چنانچہ فرمایا وَتَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (الرحمٰن

پ۲۷) یعنی بہت برکت والا ہے نام آپ کے رب کا جو صاحب جلال اور بزرگی کا ہے صحیح بخاری میں حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ لِلّٰہِ تِسۡعَةً وَّتِسۡعِیۡنَ اِسۡمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنۡ اَحۡصَاھَا دَخَلَ الۡجَنَّةَ (کتاب التوحید) یعنی اللہ کے ننانوے یعنی ایک کم سو نام ہیں جو کوئی ان کو حفظ کرلے وہ جنت میں جائیگا۔ ان ننانوے ناموں کی تفصیل بھی دوسری حدیث ترمذی میں مذکور ہے جو یہ ہے۔

اسماء الحسنیٰ

ھو اللہ	الذی لا الٰہ	الا ھو	الرحمٰن	الرحیم
وہ اللہ وہ ذات ہے کہ نہیں کوئی لائق عبادت سوائے اس کے			وہ نہایت بخشش والا	نہایت مہربان
الملک	القدوس	السلام	المؤمن	المھیمن
بادشاہ	پاک	سلامتی والا	امن دینے والا	حفاظت کرنے والا
العزیز	الجبار	المتکبر	الخالق	الباری
غالب	زبردست	کبریائی والا	بنانے والا	پیدا کرنے والا
المصور	الغفار	القہار	الوہاب	الرزاق
صورت بنانے والا	بخشنہار	زبردست	عطا کرنے والا	رزق دینے والا

الفتاح کھولنے والا	العلیم علم رکھنے والا	القابض (تنگی) کا مالک	الباسط کشادگی دینے والا	الخافض نیچے کرنے والا
الرافع اونچا کرنے والا	المعز عزت دینے والا	المذل ذلت دینے والا	السمیع سننے والا	البصیر دیکھنے والا
الحکم فیصلہ کرنے والا	العدل انصاف کرنے والا	اللطیف لطف والا باریک بین	الخبیر خبردار	الحلیم علم والا
العظیم عظمت والا	الغفور بخشنہار	الشکور قدر کرنے والا	العلی عالی ذات	الکبیر بڑائی والا
الحفیظ حفاظت کرنے والا	المقیت نگہبان	الحسیب حساب لینے والا	الجلیل جلال والا	الکریم کرم والا
الرقیب محافظ	المجیب قبول کرنے والا	الواسع وسعت والا	الحکیم حکمت والا	الودود پیدا کرنے والا
المجید بزرگی والا	الباعث قیامت کو اٹھانے والا	الشہید حاضر	الحق حق ثابت رہنے والا	الوکیل کارساز قابل اعتماد
القوی قوت والا	المتین پختہ	الولی دوست حمایت والا	الحمید حمد کے قابل	المحصی اعمال کا نگاہ رکھنے والا

المبدئ پہلی دفعہ پیدا کرنے والا	المعید پھر دوبارہ پیدا کرنے والا	المحیی زندگی دینے والا	الممیت موت وارد کرنے والا	الحی زندہ
القیوم قائم بالذات	الواجد پانے والا	الماجد بزرگی والا	الواحد ایک	الاحد اکیلا
الصمد بے نیاز	القادر قدرت والا	المقتدر سب کچھ کر سکنے والا	المقدم آگے کرنے والا	المؤخر پیچھے کرنے والا
الاول سب سے پہلے موجود	الآخر سب سے پیچھے رہنے والا	الظاہر ظاہر	الباطن باطن	الوالی مالک
المتعالی عالی ذات	البر احسان کرم والا	التواب توبہ قبول کرنے والا	المنتقم انتقام لینے والا	العفو معاف کرنے والا
الرؤف شفقت والا	مالک الملک ملک کا مالک	ذوالجلال والاکرام جلال بزرگی والاکا مالک	المقسط عدل کرنے والا	الجامع جمع کرنے والا
الغنی بے پروا	المغنی غنی کرنے والا	المانع روکنے والا	الضار ضرر کا مالک	النافع نفع کا مالک
النور نور	الہادی ہدایت دینے والا	البدیع بے نمونہ بنانے والا	الباقی سدا رہنے والا	الوارث وارث
الرشید بھلائی والا	الصبور حوصلہ والا			

اسم اعظم

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک اسم اعظم ہوتا ہے کہ اس سے اللہ کو پکارا جاتے تو دعا قبول ہوتی ہے اور کچھ مانگا جاتے تو عطا کرتا ہے (حصن حصین ص۳۴)

اس نام کی تعیین میں بنا بر روایات و تجربہ صُلحی مختلف اقوال ہیں اس اخفا میں یہ حکمت ہے کہ خدایا د لوگ سعی و کوشش میں لگے رہیں اور غافل نہ ہوں جس طرح کہ لیلۃ القدر کے تعیّن کو اور جمعہ کی ساعت قبولیّت کو اور موتؔ کی گھڑی کو مخفی رکھا ہے

(۱) بعض مرفوع روایات میں حضرت یونسؑ کی دُعا کو اسم اعظم کہا گیا ہے (حصن حصین ص۳۹) یعنی آیت کریمہ کو جو یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (انبیاء ۸۷)

یعنی اے اللہ تیرے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے ہو گیا ہوں۔

(۲) بعض روایتوں میں یہ شان قبولیّت یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کی بتائی گئی ہے (حصن حصین ص۳۹ بروایت ترمذی)

(۳) اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ اسی امر پر مُقرر ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو تین دفعہ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ کہہ کر پکارتا ہے وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے کہ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ نے تیری طرف

توجہ فرماتی ہے پس تو جو کچھ مانگنا ہو مانگ لے (حصن حصین ص۱۷)

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری میں خدا تعالیٰ کو اسی اسم اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن سے یاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا دور کردی (انبیاء پ۱۷)

(۴) بعض روایات کی رو سے اسم اعظم یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ہے (حصن حصین ص۳۶)

جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں پڑ کر اللہ تعالیٰ کو اسی اسم سے پکارتے تھے (حصن حصین ص۳۹)

اپنا تجربہ یہ سراپا تقصیر کہتا ہے کہ ہجوم وافکار و احزان کے وقت میں چاروں سے اپنے مالک و مولیٰ کو پکارتا ہوں یعنی دعائے یونس سے بھی اور یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ سے بھی اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ سے بھی جَمْعًا بَیْنَ الروایات میں نے ان کو نہایت سریع التاثیر دیکھا اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ

سونے کے اذکار و آداب نیند بھی اللہ تعالیٰ کی بھاری نعمتوں میں سے ہے اطباء نے زندگی کے لیے چھ چیزیں ضروری لکھی ہیں جن کو ستہ ضروریہ کہتے ہیں ان میں سے ایک چیز نیند بھی ہے۔ نیند سے دن بھر کے اشغال کی تکان کام کاج کی کوفت غم فکر کے صدموں اور تکلیفوں سے آرام ملتا ہے اور انسان دوسرے روز یا دوسرے وقت کے لئے تازہ دم ہو جاتا ہے

قرآن مجید میں اس نعمت کا ذکر بہت سے مقامات ہے لیکن باوجود اس کے نیند کی حالت کو موت سے بھی مشابہت ہے اور بسا اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ انسان سویا ہوا ہی مر جاتا ہے اور موقع توبہ واستغفار کا اور اپنی خطاؤں کی تلافی کا نہیں پا سکتا۔ اس لئے اللہ کی یاد کے بغیر سو جانا پرلے درجے کی غفلت ہے کیا معلوم کہ کونسی نیند کے بعد ہم صبح کو نہیں اُٹھیں گے۔ لہٰذا حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اللہ کو یاد کرتے ہی سو جاتے تھے چنانچہ ہم اس کے متعلق آپؐ کی ہدایات اور آپؐ کے معمولات کو ملحوظ رکھ کر بطور خلاصہ بعض اذکار تحریر کرتے ہیں۔

(۱) آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات کا ایک حصہ گزر جائے اور سونے کا وقت آجائے تو تم بسم اللہ پڑھ کر اپنا دروازہ بند کرو اور بسم اللہ پڑھ کر چراغ اور آگ بجھا دو اور بسم اللہ پڑھ کر مشک (یا برتن) کا منہ بند کر دو اور بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو بھی ڈھانپ دو شاید اُن میں کوئی زہریلا کیڑا پھر جائے۔

(۲) پھر بستر کو رومال وغیرہ سے جھاڑ کر صاف کرو۔ مبادا اُس پر بھی کوئی ایذا والی چیز ہو پھر باوضو ہو کر اور قبلہ رُخ ہو کر دائیں پہلو پر لیٹو اور اپنا دایاں بازو تکیہ کی طرح دائیں گال

رخسار) کے نیچے رکھ کر تمام اذکار ذیل یا اُن میں سے جس قدر تم یاد کر سکو پڑھو۔

(الف) بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ

تیرے ہی نام سے اے میرے مالک رکھا میں نے پہلو اپنا اور سا تھ تیرے ہی فضل کے ہیں اسے اٹھاؤں گا۔

اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا۔ اگر تو قبض کرے جان میری تو اسے بخش دینا اور اگر تو اسے واپس بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ (حصن حصین ص۵۶) جس کے ساتھ تو حفاظت کیا کرتا ہے اپنے صالحین بندوں کی

(ب) پھر تسبیح فاطمہؓ پڑھو یعنی وہ تسبیح جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لخت جگر حضرت فاطمہؓ خاتون جنّت کو سکھائی تھی یعنی ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھو (حصن حصین ص۵۷) اس سے دن بھر کے کام کاج کی تکان بھی دور ہو جاتی ہے۔ اور رات بھر شیطان سے حفاظت بھی رہتی ہے اور ثواب آخرت مزید ہے پھر سورت فاتحہ پڑھو پھر سورہ بقر کی ابتدائی آیات تا مُفْلِحُوْنَ پڑھو۔

(ج) پھر آیت الکرسی مع اس کے بعد کی دو آیتوں کے پڑھو

پھر سورہ بقر کی آخری تین آیتیں یعنی لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے آخیر سورت تک پڑھو اور وَ قُلِ الْحَمْدُ سے آخیر سورت تک سُورۃ بنی اسرائیل پ۱۵ کی آخری آیت
اس سے اللہ کے فضل سے چوری۔ ڈکیتی اور آتشزدگی وغیرہ آفات سے حفاظت رہے گی (تفسیر ابن کثیر)

پھر سورت کہف کی آخیر آیت میں سے فَمَن کَانَ یَرْجُوا آخیر تک پڑھو اس سے اللہ کی مہربانی سے نور حاصل ہوگا (فتح البیان)

پھر سورت الٓمّٓ تنزیل (پ۲۱) اور سورت ملک (پ۲۹) پڑھو (مشکوٰۃ) پھر سورت قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ مع بِسْمِ اللہ پڑھو (ان سب سورتوں کے شروع میں بِسْمِ اللہ کی قرآت حضرت جبیر بن مطعم کی روایت سے لی ہے جو حصن حصین میں مذکور ہے

(د) پھر سورت قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مع بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر اور اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے سر سے پاؤں تک جہاں تک تمہارے ہاتھ پہنچ سکیں تمام بدن پر پھیرو سورۃ اخلاص اور مُعَوِّذَتین پڑھ کر اور ہاتھوں پر دم کر کے اپنے تمام بدن پہ ہاتھ پھیرنے کا عمل تین دفعہ کرو

(حصن حصین صفحہ ۵۹) اس کے بعد دنیا کی باتوں میں سے کوئی بات نہ کرو اور جب تک نیند نہ پڑے۔ اپنے گناہوں کو اور قیامت کے حساب کتاب کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش مانگتے ہوئے سو جاؤ۔

تنبیہ ضروری۔ اگر اپنے اہل کی طرف حاجت ہو تو فراغت پاکر اور استنجا پاک کر کے سونا چاہیے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ایسا ہی کرتے تھے (مشکوٰۃ صفحہ ۴۱)

جاگنے کے اذکار و آداب جب جاگو تو فوراً پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو زندگی بخشتا ہے مُردوں کو اور وہ ہر شئے پر قادر ہے

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے زندگی بخشی ہم کو بعد اس کے کہ مارا تھا ہم کو اور طرف اُسی کی ہے نقل و حرکت اس کے بعد ہاتھ کی ہتھیلی ناک کے سامنے رکھ کر تین دفعہ ناک کو دباکر سُوں سُوں کرو تاکہ اندر اور باہر کی ہوا بدل جائے

(۳) پھر آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر اللہ کی قدرتوں کو دیکھتے ہوئے سورۃ آل عمران کی آخری ۱۰ آیتیں پڑھو یعنی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سے آخر سورۃ تک۔

(۴) پھر اگر بیت الخلاء میں جانے کی ضرورت ہو تو اس کے اندر قدم رکھنے سے پیشتر یہ دعاء پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اللہ کے نام داخل ہوتا رہتی ہوں یا اللہ میں پناہ پکڑتا رہتی ہوں ساتھ تیرے ظاہر اور باطنی پلیدی سے اور پلید روحوں (جنوں اور شیطانوں) سے۔

(۵) پھر جب فراغت پا کر باہر نکلو تو کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھے آرام دیا

(۶) پھر مسواک کر کے وضو کرو اور شروع میں کہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اثنائے وضو میں کہو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ شروع ساتھ نام اللہ رحمٰن اور رحیم کے یا اللہ بخش مجھ کو گناہ میرا اور کشادہ کر واسطے میرے گھر میرا اور برکت کر واسطے میرے روزی میری میں۔

(۷) جب وضو کر چکو تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر پڑھو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا رہتی ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی بھی

شریک نہیں اور میں گواہی دیتا / دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے کامل بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۸) پھر ختم وضو کی یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اے اللہ مجھ کو گناہوں سے توبہ کرنے والوں سے کر اور کر مجھ کو ظاہر و باطن میں پاک ہونے والوں میں سے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ پاک ہے اللہ اللہ اور ساتھ تیری حمد کے بخشش چاہتا چاہتی ہوں میں تجھ سے اور رجوع کرتا کرتی ہوں طرف تیری

(۹) اس کے بعد نماز تہجد پڑھو اس کے بعد اگر اذان فجر میں کچھ وقفہ ہو تو درود شریف و استغفار اور دعوات و تسبیحات میں لگے رہو اور جب اذان فجر ہو تو فجر کی سنتیں پڑھ کر مسجد کو چلو تو پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور مذکورہ بالا دعا کے کلمات نور رستے میں پڑھتے جاؤ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا اہ حصن حصین ص۷۹ بحوالہ ابو داود۔ ترمذی۔ نسائی وغیرہ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

(حصن حصین ص۷۸ بحوالہ ابو داؤد۔ ترمذی ابن ماجہ وغیرھم) اللہ کے

نام سے اور سلام ہو اوپر اللہ کے رسول کے۔ اے اللہ کھول واسطے میرے دروازے اپنی رحمت کے۔

صبح کی نماز کے بعد جب صبح کی نماز سے سلام پھیر لو تو سب سے پہلے کہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اللہ سب سے بڑا ہے پھر تین دفعہ کہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بخشش مانگتا رہا مانگتی ہوں میں اللہ سے پھر کہو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ص۱۰۲ یعنی الٰہی تو صاحب ہے سلامتی کا اور تجھ ہی سے حاصل ہے سلامتی بہت برکت والا ہے تو اے صاحب جلال اور بزرگی کے۔

پھر دس دفعہ کلام کرنے سے بیشتر پڑھو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ص۴۸ وص۱۰۷) نہیں کوئی لائق عبادت سوا اللہ تعالیٰ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ پھر سات دفعہ کلام کرنے سے پہلے پڑھو اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ص۱۰۷، ۱۰۸ یعنی خداوندا مجھے پناہ دے آتش دوزخ سے۔

پھر تین دفعہ پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ص۱۰۲ یعنی اس ذات کے نام سے جس کے نام کے ہوتے

ضرر نہیں دیتی کوئی شئے زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے پھر تین دفعہ پڑھو اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ص۲۰ یعنی میں پناہ پکڑتا پکڑتی ہوں ساتھ اللہ کے پورے کلمات کے اس شئے کی شرارت سے جو اس نے پیدا کی۔

پھر سات دفعہ پڑھو حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ص۳۸ یعنی کافی ہے مجھے اللہ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اس کے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ صاحب ہے عرش عظیم کا۔

پھر دس دفعہ درود شریف پڑھو افضل صیغہ وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اگر وہ لمبا نظر آتے تو مختصراً یہ صیغہ پڑھو اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (مستفاد از شاہ عبدالعزیز صاحب و مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی و مولانا حیات گل صاحب ہزاروی رحمهم الله اجمعين)

پھر تسبیح فاطمہؓ پڑھو ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ یہ وظیفہ ہر نماز کے بعد ہے۔ پھر ۳ دفعہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ص۳۹ یعنی خداوندا میں تجھ سے جنت کا

سوال کرتا رکرتی ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا رمانگتی ہوں پھر آیۃ الکرسی پڑھو اُس کے بعد قرآن شریف میں سے مندرجہ ذیل حوالوں کی آیات بہ ترتیب پڑھو کہ یہ سب احادیث میں وارد ہیں سُورہ بقرہ کی آخری دو آیات اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک سورۃ سُورت روم کی یہ آیات پڑھو فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ۔ ص۳۱

پس پاک یاد کرو اللہ کو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور اسی کی حمد ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور عصر کے وقت بھی اور جب تم ظہر کرو نکالتا ہے وہ زندہ کو مُردے سے اور نکالتا ہے مُردے کو زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو بعد اس کی موت کے اور اسی طرح تم قبروں سے قیامت کے دن نکالے جاؤ گے۔

پھر سُورت غافر (المومن پ۲۴) کی یہ آیات پڑھو حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ

حٰم اتارنا اس کتاب کا اللہ زبردست اور علیم کی طرف سے ہے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ

بخشنے والا گناہوں کا اور قبول کرنے والا توبہ کا سخت عذاب والا صاحب بخشش کا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (صہ) اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اسی کی طرف سب کا رجوع ہے

پھر تین دفعہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ پڑھ کر سورہ حشر پارہ ۲۸ کی آخری تین آیات یعنی هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخر سورت تک پڑھو (صہ) پھر سورت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ ہر ایک تین تین بار پڑھو (صہ) تنبیہ: یہی وظائف مذکورہ بالا شام کی نماز کے بعد بھی پڑھو اتنے وظائف کام کاج والے کم فرصت لوگوں کے لئے کافی ہیں صبح کی نماز کے بعد اتنے وظائف اگر سورج نکلنے تک کافی وقت ہو تو قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہو کم از کم ایک پارہ روزانہ کے حساب سے مہینہ بھر میں ایک ختم ضرور کرو اور اگر مترجم قرآن پر سے پڑھو ترجمہ اور حواشی بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جاؤ تو سُبْحَانَ اللّٰهِ بہت بہتر ہے پھر جتنا ہو سکے اتنا پڑھو پھر جب سورج اچھی طرح نکل آئے تو چار رکعت نماز اشراق پڑھو حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم تو میرے لئے

شروع میں چار رکعت ادا کریں تیرے لئے آخیر دن میں کفایت کرونگا (ص۵۲)

ان چار رکعتوں میں سورتیں متعین نہیں ہیں سورہ فاتحہ کے بعد جہاں سے چاہے پڑھ لےلیکن شاہ عبدالعزیز صاحب نے فرمایا ہے کہ پہلی رکعت میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور دوسری میں وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى تیسری میں وَالضُّحٰى اور چوتھی میں اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھے تفسیر عزیزی اور نماز اشراق کے آخری اَلتَّحِيَّاتُ میں یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ وَاجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِيْ وَاَحْسَنَ عَمَلِيْ فِيْ اٰخِرِ عُمْرِيْ

ترجمہ۔ اللہ کشادگی کر میرے لئے میرے گھر میں اور برکت کر میرے لئے میرے رزق میں اور کر زیادہ کشادہ روزی میری اور زیادہ اچھا عمل میرا میری آخری عمر میں

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ط۲۶)

ترجمہ۔ یا اللہ نہ چھوڑ ہمارا کوئی گناہ مگر تو بخش دے اس کو اور نہ کوئی فکر غم مگر تو کھول دے اس کو اور نہ کوئی

قرض مگر تو ادا کرا دے اور نہ کوئی حاجت دنیا کی حاجات میں سے یا آخرت میں سے مگر تو اس کو پوری کرا دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

پھر سلام پھیرنے کے بعد پچیس [۲۵] دفعہ یا ستائیس [۲۷] دفعہ سب مسلمانوں کے لئے استغفار کرو اسی مطلب کے لئے حضرت نوح ؑ کی یہ دعا ہے

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

ترجمہ۔ اے رب میرے بخش مجھ کو بھی اور میرے ماں باپ کو بھی اور اس کو بھی جو میرے گھر میں داخل مومن ہو کر اور دیگر سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی۔ اس کے بعد اپنے مطلب کی دعائیں مانگ کر مسجد سے رخصت ہو اور اللہ کے فضل اور اس کی برکات کا امیدوار رہے اور مجھ عاجز کے لئے بھی دعا خیر کرتا ہے اور مسجد سے نکلنے کے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالے اور یہ دعا پڑھے

مسجد سے باہر آنیکی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ۔ یا اللہ میں مانگتا/مانگتی ہوں حصہ تیرے فضل میں سے۔ اس کے بعد اپنی نقل و حرکت اور کام کاج کے وقت میں بھی

اپنی زبان کو ذکر خدا اور تسبیحات وغیرہ میں مشغول رکھو (ص ۱۶)

دو نہایت مفید حدیثیں

(۱) حضور سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ کونسا آدمی بہت نیک ہے حضورؐ نے فرمایا طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ یعنی خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو اس شخص نے پھر پوچھا اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ یعنی کونسا عمل افضل ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تو دنیا کو ایسے حال میں چھوڑ دے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو (رواہ احمد والترمذی مشکوٰۃ شریف کتاب الدعوات ص ۱۹۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ کلام نہ کیا کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ کلام کرنا دل کی سختی کا موجب ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ دل ہے جو سخت ہے (رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ شریف)

قَالَ النَّبِيُّ صَلّعَم اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ (الحدیث)
سِلَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ تَتِمَّہ نِصَابُ السَّالِكِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حِزْبُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اكْتَسَبْتُ وَفَرَّطْتُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا اقْتَرَفْتُ ۔

مختلف حالات وحاجات کی دُعائیں

۱۔ مال میں برکت وافزونی (ص۱۶۴)

مال میں افزائی اور برکت کی طلب ہو تو یہ درود شریف پڑھے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (رواہ ابو یعلی الموصلی عن ابی سعیدؓ)

ترجمہ ۔ یا اللہ درود بھیج اوپر اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلعم اور اوپر سب مومن مردوں کے اور مومن خاتونوں کے اوپر پر سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان خواتین کے

کتنی دفعہ پڑھے؟ حدیث شریف میں اس کے لئے خاص تعداد اور خاص وقت کی قید نہیں جس طرح اور حاجات کی دُعائیں

بغیر تخصیص تعداد اور وقت کے بطور وظیفہ پڑھی جاتی ہیں اسی طرح اپنی اس حاجات یعنی مال کی افزونی اور برکت کو ذہن میں رکھ کر یہ درود شریف جب تک مال میں برکت مطلوب ہے بطور وظیفہ پڑھتے رہیں اور وقت اور تعداد اپنی فراغت اور شغل پر نظر کر کے خود مقرر کر لیں۔

تنبیہ:۔ ہم نے تتمہ میں اس حاجت کو بلحاظ حاجت کے مقدم نہیں رکھا بلکہ اس لئے کہ اس حاجت کے لئے بالخصوص درود شریف کی تعلیم ہے۔ اس تتمہ کا افتتاح درود شریف کی برکت کے لئے اس حاجت سے کیا گیا تاکہ درود شریف کی برکت ہر دو میں حاصل ہو۔

ادائے قرض کی دعا اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ص ۱۶۶/۱۶۵ (ت مس (رواہ الترمذی فی جامعہ والحاکم فی المستدرک عن علیؓ)

ترجمہ: یا اللہ کفایت کر مجھے ساتھ اپنے حلال کے اپنے حرام سے اور بے پرواہ کر مجھے ساتھ اپنے فضل کے اس سے جو تیرے سوا ہے۔

دیگر دعا اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَ رَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِىْ فَارْحَمْنِىْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِىْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ص ۱۶۶ (مس مر)

رواہ الحاکم فی المستدرک وابن مردویہ عن ابی بکر الصدیق رضہ۔

ترجمہ۔ اے اللہ تو کھولنے والا ہے فکر کا اور دور کرنے والا ہے غم کا اور قبول کرنے والا ہے دُعا بے قراروں کی تو دنیا کا رحمٰن بھی ہے اور اس کا رحیم بھی تو ہی مجھ پر رحم کریگا پس مجھ پر رحمت کر ایسی رحمت کہ تو مجھے بے پرواہ کر دے اپنے ماسوا کی رحمت سے۔

تنبیہ۔ اس کی بھی تعداد اور وقت مقرر نہیں حسب مذکورہ بالا اپنی فراغت و شغل کو دیکھ لیں اور نماز کے قعدہ اخیر میں پڑھنا بہت مناسب ہے۔

۳۔ کوئی شئے گم ہو جائے تو پڑھے اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ مِنْكَ (ط)

رواہ الطبرانی عن ابن عمرؓ مرفوعاً۔

ترجمہ۔ یا اللہ گمشدہ کے واپس لانے والے اور بھولے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ہی راہ دکھاتا ہے بھول جانے پر۔ واپس لا میری گمشدہ چیز کو اپنی قدرت سے اور اپنے اختیار سے۔ پس وہ تیری ہی بخشش سے ہے اور تیرے ہی فضل سے ہے۔ نوٹ یا اس کو کاغذ پر لکھ کر اپنے دروازے پر لٹکا دے

۴۔ نظر بد کا دم | جس چیز پر نظر بد کا اندیشہ ہو یا اس پر اثر ہو گیا ہو تو یہ تعوّذ پڑھ کر دم کرے یا لکھ کر گلے میں ڈال دے

اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ

ترجمہ۔ پناہ پکڑتا پکڑتی ہوں میں ساتھ اللہ کے کامل کلمات کے ہر شیطان کی شرارت سے اور زہریلے جانور سے اور ہر برائی پہنچانے والی آنکھ کی شرارت سے

(رواہ البخاری والاربعۃ کلھم عن ابن عباسؓ رض)

آسیب جنّات کا دم | آسیب زدہ کو سامنے بٹھا کے اس تعوّذ سے دم کریں اللہ کے فضل سے آسیب جاتا رہے گا

اَعُوْذُ بِوَجْہِ الْکَرِیْمِ النَّافِعِ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ

(رواہ احمد والطبرانی فی کتاب الدعاء عن ابن مسعود والنسائی والطبرانی فی الکبیر وابن ابی شیبہ وابو یعلی عن عبد الرحمن بن حبش)

ترجمہ ۔ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ اللہ صاحب کرم اور مالک نفع کی ذات کے اور ساتھ اللہ کے کامل کلمات کے جن سے چارہ نہیں کسی نیک کو اور کسی بد کو اس شئے کی برائی سے جو اُس نے بنائی اور پھیلائی اور پیدا کی اور اس کی برائی سے جو اترے آسمان سے اور جو چڑھے آسمان میں اور اس شئے کی برائی سے بھی جو اس نے پھیلائی زمین میں اور اس شئے کی برائی سے بھی جو نکلے زمین سے اور رات اور دن کے فتنوں کی برائی سے اور ہر آنے والے کی برائی سے گردہ آنے والا جو آئے ساتھ بھلائی کے ۔ اے نہایت مہربان اللہ ۔

بچھو کاٹے ہوئے پر دم ا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے کاٹا تو آپ نے پانی اور نمک منگوایا اور ڈسنے کے مقام پر ڈالتے رہے ۔ اور سورت قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور سورت قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورت قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کرتے رہے

دیگر صحیح بخاری میں ہے کہ بعض صحابہؓ نے سفر کی حالت میں ایک بستی کے سردار کو جسے سانپ نے ڈسا تھا سورت فاتحہ سے دم کیا تو اللہ پاک نے اُسے شفا دے دی باب، فضل فاتحۃ الکتاب اس میں مادی اور روحانی ہر دو علاج جمع ہیں ہر دو جائز ہیں ابن الجا شیبہ کی روایت میں بجائے سورت قُلْ

یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ کے سورت قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مروی ہے
یہ عاجز دونوں روایتوں کو جمع کرکے بچھو کاٹے ہوئے پر دم کیا
کرتا ہے۔ اللہ کے فضل سے شفا ہو جاتی ہے بلکہ سانپ کے
ڈسے ہوئے کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس ظاہری اور باطنی علاج
ودم سے شفا دی (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)

احتباس البول جس کا پیشاب بند ہو گھنٹوں سے
پانی پر دعائے ذیل پڑھ کر دم کرکے اس بیمار کو پلاتے
رہیں اللہ کے فضل سے پیشاب کھل جائے گا۔ علاوہ اس کے
حدیث شریف کی رو سے یہ دعا ہر بیماری کی شفا کا موجب ہے
رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ
فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا
وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً
مِنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَۃً مِنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجْعِ

ترجمہ۔ رب ہمارا اللہ ہے جو آسمان میں ہے پاک ہے
نام تیرا امر تیرا آسمان و زمین میں نافذ ہے جس طرح رحمت
تیری آسمان میں ہے پس کر تو رحمت اپنی زمین میں بھی
اور بخش ہم کو گناہ ہمارے اور خطائیں ہماری تو رب ہے
پاک لوگوں کا پس نازل کر شفا اپنی شفا سے اور رحمت
اپنی رحمت سے اوپر اس بیماری کے۔

الوجع والالم

ص ۱۷۴ اگر کسی کو بدن کے کسی عضو میں درد ہو تو مقام درد
پر دایاں ہاتھ رکھ کر تین دفعہ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر دم کرے
پھر سات دفعہ ذیل کا تعوّذ پڑھ کر دم کرے اس طرح کہ
ہاتھ رکھ کر ایک دفعہ پڑھ کر دم کرے اور ہاتھ اٹھا کر مقام
درد پر دم کرے پھر دوسری دفعہ ہاتھ رکھے اور تعوّذ پڑھ کر
دم کرے اسی طرح سات دفعہ کرے وہ تعوّذ یہ ہے۔

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ (ط)

ترجمہ۔ میں پناہ پکڑتا پکڑتی ہوں ساتھ اللہ
تعالیٰ کی عزت اور جلال کے اور ہر شے پر اس کی قدرت کے
اس شی کی برائی سے جو میں اس وقت پا رہا رہی ہوں

تَمَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَّالصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
مُسِرًّا وَّمُعْلِنًا ۔ حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت۔ اپریل ۱۸۷۴ء۔ سیالکوٹ شہر۔ وفات ۱۲ جنوری ۱۹۵۶ء۔ ۵ بجے شام
بروز جمعرات۔ نماز جنازہ بعد نماز جمعہ۔ حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی نے پڑھائی
عمر ۸۲ سال قریباً۔ مدفن شہر سیالکوٹ۔ مرزا ہادی علی بیگ نے تاریخ وفات یوں
تحریر فرمائی۔ قالوا، ہادی الکتب الحق۔ موت العالم موت العالم۔ ۶
۱ ۹ ۵ ۶

تکملہ

خواص سورت یٰسٓ

1۔ محدّث حارثؒ ابو اُسامہ نے اپنی مسند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سورت یٰسٓ کی فضیلت میں روایت کیا ہے کہ اگر کوئی خوفزدہ پڑھے تو امن پائے گا اور بھوکا پڑھے تو سیر ہو جائے گا۔ اور ننگا پڑھے تو اُسے لباس مل جائیگا اور پیاسا پڑھے تو سیراب ہو جائیگا بھوکے ننگے اور پیاسے کی حاجتیں پوری ہونیکی دو صورتیں ھیں اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ اس وظیفہ کی برکت سے اسباب مہیّا کر دیتا ہے جس سے وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے دیگر یہ کہ اللہ تعالےٰ باطنی طور پراستغنا حاصل کرا دیتا ہے کہ دل پر حاجت کا احساس واثر نہ ہو جیسا کہ حدیث روزہ وصال سے ظاہر ہے۔

اور انجیل متی میں ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا لکھا ہے یہ کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا۔ بلکہ ہر بات سے جو اللہ تعالےٰ کے منہ سے نکلتی ہے (متی ۴ : ۴) اور یہ نوشت جسکا حوالہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے دیا ہے کتاب استغنا (۸ : ۳) میں ہے یہ انسان فقط روٹی ہی کھانے سے جیتا نہیں رہتا بلکہ ہر ایک بات سے جو اللہ تعالےٰ کے مُنہ سے نکلتی ہے جیتا رہتا ہے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی فتوح الغیب (مقالہ ۶، ۱۱) میں اسی طرح استغنا کا ذکر کیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ

صاحبؒ نے بھی القول الجمیل میں وظیفہ یَا مُغْنِیُ کے متعلق غنا کے ظاہری و باطنی ہر دو کا ذکر کیا ہے فَافْهَمْ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔

انتباہ روحانی اور باطنی عملیات کا اثر شاید ظاہری اسباب کے پرستاروں کی سمجھ میں نہ آتے لیکن ان کو معلوم رہے کہ اس مادی عالم میں جس طرح سعی و عمل کے ظاہری اسباب ہیں اسی طرح روحانی اسباب بھی ہیں۔ مؤثر ہر دو جگہ اللہ برحق کا ارادہ ہے سب اسباب ظاہری و باطنی اس کے تابع ہیں ان باطنی اسباب میں اَحسن عمل اسماءِ حسنیٰ اور کلماتِ الٰہیہ کا ہے میں عاجز بفضل خدا قرآن و حدیث کی تصدیق اور بزرگانِ دین کے اعمال و تجارب اور خود اپنی ناکارہ عمر کا بیشتر حصہ اسی فضاء میں گزارنے کا بل وثوق و یقین پر ہوں کہ ان عملیات کا اثر جو قرآن کریم و حدیث شریف سے ثابت ہیں برحق ہے

ہاں جس طرح بعض اوقات بوجوہات معلومہ یا نامعلومہ ظاہری و مادی اسباب میں ناکامی ہو جاتی ہے اور آپ اس سے بدظن نہیں ہو جاتے اسی طرح بعض اوقات ان روحانی عملیات میں بوجوہ معلومہ یا نامعلومہ حصول مطلب نہیں ہوتا اور وجہ ہر دو جگہ یہی ہوتی ہے کہ وہ امر اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہوتا بس ایسی صورت واقع ہونے پر ان باطنی عملیات حقہ سے بے اعتقاد نہیں ہونا چاہیئے ۱۲ میر سیالکوٹی عفی عنہ المصنف